ورزی ہے، صرف ایک مکتب فکر کے مدارس کے لیے ناروا پابندیاں اشتعال کا باعث بن رہی ہیں، ارباب اقتدار بیورو کریسی کے طرزِ عمل کی اصلاح کریں، انہوں نے کہا کہ دینی مدارس تعلیمی اور رفاحی ادارے ہیں جو بڑی مشکل سے عوامی چندوں، عطیات اور زکوٰۃ، صدقات سے اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں، عیدالفطر کے موقع پر صدقۃ فطر اور عید قربان کے موقع پر قربانی کی کھالیں جمع کرنے کی روایت مدتوں سے چلی آرہی ہے۔ اس پر پابندی عائد کرنا، اسے ڈی سی او کی اجازت سے مشروط کرنا اور مختلف انداز سے مدارس کو تنگ کرنا آئین پاکستان کے منافی ہے۔ پاکستانی قوم جب مدارس کو قربانی کی کھالوں کا اولین مستحق سمجھتی ہے تو قوم کو اس حق کے استعمال کی پوری آزادی ہونی چاہیے اور مدارس کے راستے میں مختلف حیلے بہانوں سے روڑے اٹکانا افسوس ناک اور قابل مذمت ہے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے قائدین نے کہا کہ پنجاب کے مختلف اضلاع میں صرف ایک مکتب فکر کے مدارس کو کھالیں جمع کرنے سے روکنا امتیازی سلوک ہے جو ملکی سطح پر حکومت کی بدنامی اور اشتعال کا باعث بن رہا ہے۔ وفاق المدارس کے قائدین نے اعلیٰ حکومتی احکام سے مطالبہ کیا کہ بیوروکریسی کے طرزِ عمل کی اصلاح کی جائے انہوں نے اس بات پر حیرت کا اظہار کیا کہ چیف سیکرٹری، ہوم سیکرٹری اور دیگر اہم شخصیات کی طرف سے مدارس کی قیادت سے کیے جانے والے وعدوں پر عملدرآمد کو روکنے کے لیے مختلف اضلاع کے ڈی سی اوز، ڈی پی اوز اور مختلف تھانوں کے ایس ایچ اوز کے طرزِ عمل سے لگتا ہے کہ اپنے کئی علاقوں اور تھانوں پر حکومتی رٹ قائم نہیں کی جاسکی ہے جو حیرت انگیز ہے اس صورتحال کا خاتمہ ضروری ہے۔ (روزنامہ اسلام لاہور، ۲۴ر ستمبر ۲۰۱۵ء)

ہمیں بے حد افسوس ہے کہ اس پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی قیادت کے مؤقف کو الیکٹرانک میڈیا اور اکثر قومی اخبارات نے نشر کرنے اور چھاپنے سے گریز کیا۔ یہ امتیازی سلوک بھی ہمیں اُسی عالمی استعماری پراپیگنڈے کی تابعداری کا پتہ دیتا ہے جو دینی قوتوں کے خلاف روبہ عمل ہے۔ ہم ان صفحات پر وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے اصولی وقانونی مؤقف کی بھرپور تائید کرتے ہیں اور اربابِ اختیار کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ امن اور بدامنی کو خلط ملط نہ کریں نیز ایسے اقدامات سے احتراز کیا جائے جس سے اسلام اور وطن عزیز سے محبت رکھنے والوں کے دل دکھیں۔

نفاذ اردو کا تاریخی عدالتی فیصلہ:

۸ر ستمبر ۲۰۱۵ء کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے ۳ ماہ کے اندر تمام سرکاری اداروں میں اردو کو بطور قومی زبان رائج کرنے کا فیصلہ صادر کیا۔ سابق چیف جسٹس، جسٹس جواد ایس خواجہ کی زیر صدارت جسٹس دوست محمد اور جسٹس فائز عیسیٰ پر مشتمل تین رکنی بنچ کے اس فیصلے پر تمام طبقات نے خوشی ومسرت کا اظہار کیا ہے، بانیٔ پاکستان محمد علی جناح نے ۱۹۴۸ء میں دوٹوک انداز میں واضح کیا تھا کہ ”پاکستان کی قومی زبان اردو ہوگی“۔ لیکن واحسرتا کہ لسانی استعماریت کے سامنے اردو ہمیشہ بے بس رہی۔ ۱۹۷۳ء کے آئین کی دفعہ ۲۵۱ پر عمل درآمد کے لیے سپریم کورٹ نے جو حکم جاری کیا ہے، اس میں درج تھا کہ ۱۵ سال کے اندر اندر، اردو کو ہر سطح پر دفتری زبان (تقریر وتحریر) کے طور پر رائج کیا جائے گا۔ لیکن ایسا نہ ہوسکنے کے محرکات بھی وہی ہیں جو آئین کو روبہ عمل نہ ہونے دینے کے لیے باقی معاملات میں ہیں، جس کی ذمہ داری براہ